International Research Journal of Religious Studies

IRJRS

ISSN: 2959-2569 (P), 2959-1384 (E)

عہد نامہ قدیم میں فساد کا تصور اور اُس کی عصری معنویت (تجزیاتی مطالعہ)

CONCEPT OF VIOLENCE IN THE OLD TESTAMENT AND ITS CONTEMPORARY MEANING :AN ANALYTICAL STUDY

1. ***Almas Ahmad***
almas_465@gmail.com
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, D.I Khan, KPK.

2. ***Dr. Hafiz Abdul Majeed***
drhafizabdulmajed@gmail.com
Assistant Professor, Department of Islamic Studies & Arabic, Gomal University, D.I Khan, KPK.

Vol. 06, Issue, 01, Jan-June 2026, PP:1-12

OPEN ACCES at: www.irjrs.com

Article History	Received	Accepted	Published
	18-03-26	03-05-26	30-06-26

Abstract

Violence refers to causing the society to be unruly and destroying the peace and public situation, due to which human freedom will be distorted. The Old Testament includes five basic books related to Prophet Moses (AS) and with it 39 the Old Testament is applied to the rest of the books. In the Old Testament, killing or taking someone's right out of anger is prohibited. In the same way, all such affairs, namely lying, cheating, immorality, cruelty and all the affairs that promote evil, which destroy and ruin society, have been ordered to be avoided. And it encourages all members of the community to spend time together. According to the Old Testament, destroying and killing a person is like destroying all humanity and the world, and saving someone's life is defined as saving humanity. Just as Violence in the land is prohibited in Islamic teachings, in the same way, it was taught to avoid it in the Old Testament. There may be some differences

CC BY

in the process and method, but the general order is the same. From the contemporary perspective, it is essential to see and evaluate the fact that the teachings related to the Violence of the Old Testament are being followed and to be aware of the advantages and disadvantages of those teachings. Yes, given this, the above title has been made the subject of research.

Key Words: *Old Testament, Violence, immorality, cruelty, destroying and killing, Humanity, World.*

موضوع کا تعارف:

دنیا انسان کے ہاتھوں ہونے والے فساد اور بگاڑ کی وجہ سے تباہی اور بربادی کے دہانے پر ہے کیا مشرق اور کیا مغرب۔ ہر طرف فساد برپا ہے۔ انسان انسان کے درپے، قومیں قوموں کے درپے ہیں، انسانی جانوں کا ضیاع بھی ہو رہا ہے اور مال و متاع بھی ضائع ہو رہا ہے۔ اس فساد کو برپا کرنے میں ہر قوم نے کسی نہ کسی قدر اپنا مضموم کردار ادا کیا ہے۔ مگر تاریخی حقائق سے جو کچھ مترشح ہے وہ یہ ہے کہ اس فسادی صورت حال کو دنیا پر مسلط کرنے میں الہامی تعلیمات کی حامل اور دعویدار یہودی قوم کا سب سے بڑا دخل ہے۔

یہودیت کی بنیاد الہامی تعلیمات پر ہے اور ان کے پاس الہامی تعلیمات کا مجموعہ عہد نامہ قدیم کی صورت میں موجود ہے۔ یہ ان کے ہاں مقدس کتاب سمجھی جاتی ہے اور خود ان کے نظریے اور خیال کے مطابق یہ غیر تحریف شدہ ہے اور ہر قسم کی کمی بیشی سے محفوظ ہے۔ یہ آج بھی ان کے ہاں قابل عمل ہے اور اسی پر یہودیت کی بنیاد ہے۔

دنیا کے بگاڑ اور فساد کے پیچھے سب سے بڑا ہاتھ جس مذہب کا ہے۔ ان کی تعلیمات مقدسہ فساد کے بارے میں کیا رہنمائی دیتی ہیں۔ اس تحریر میں عہد نامہ قدیم کا تصور فساد کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔

یہودیوں کی تورات اور داؤد کی زبور بار ہا کی تحریفات کے بعد اب عہد نامہ قدیم کہلاتی ہے۔ عہد نامہ قدیم انتالیس کتابوں ا مجموعہ ہے اور ان انتالیس کتابوں میں پہلی پانچ تورات ہیں جو موسیٰ نے تصنیف کیں ہیں جبکہ باقی کتابیں چند کتابیں یہودیوں کے پیغمبروں کے طرف منسوب ہیں اور وہ بھی عہد نامہ قدیم میں بطور تورات شامل کی گئیں ہیں اور زبور کے چند حصے بھی شامل ہیں۔ ان انتالیس کتابوں کے مجموعے کو عہد نامہ قدیم کہا جاتا ہے۔[1]

عہد نامہ قدیم میں تورات کا تعارف:

عہد نامہ قدیم کی پہلی پانچ کتابیں حضرت موسیٰ کی طرف منسوب ہیں کیونکہ یہ کتابیں انہی کی تصنیف کردہ ہیں اس لئے ذیل میں صرف ان کتابوں کا تعارف دیا جاتا ہے:

1- کتاب پیدائش:

بقول یہودی و عیسائی علماء عہد نامہ قدیم کی پہلی پانچ کتابیں زیادہ اہم ہیں اور یہی حضرت موسی کی تصنیف کردہ ہیں اس لئے ان کتابوں کی اہمیت زیادہ ہے۔ سب سے پہلی کتاب پیدائش ہے اس میں پوری کائنات کی تخلیق، پہلا انسانی جوڑا (آدم و حوا) کا وجود میں آنا اور انسان کی زمین پر ذمہ داریوں کا بیان ہے۔[2]

2-کتاب خروج:

یہ کتاب تورات کی دوسری کتاب ہے اس میں بنی اسرائیل کے مصر سے خارج ہونے کے واقعات درج ہیں ساتھ میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ کس طرح بنی اسرائیل موسیٰ کی قیادت میں غلامی کی زندگی چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی ایک چنی ہوئی قوم میں تبدیل ہوئے اور انہیں حضرت موسیٰ کی معرفت کیا کیا احکام و قوانین دیے گئے۔[3]

3-کتاب احبار:

یہ توریت کی تیسری کتاب ہے بقول یہود، یہ کتاب بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ کی قیادت میں فرعون مصر کی غلامی سے نکلنے کے تین ماہ بعد کوہ سینا کے دامن میں ایک سال گزارنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی۔ اس کتاب میں قربانیوں، تہواروں، عیدوں اور دنوں وغیرہ کا ذکر ہے امر و نہی اور حلال و حرام وغیرہ کا بیان بھی اس کتاب میں تفصیل سے موجود ہے۔[4]

4-کتاب گنتی:

یہ کتاب توریت کی چوتھی کتاب ہے اس کتاب کا نام گنتی رکھنے کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب نبی اسرائیل فرعون مصر کی غلامی سے رہا ہو کر نکلے تھے تو حضرت موسیٰ نے انہیں عظیم لشکر کی صورت میں منظّم کرنے کے لئے ان کی مردم شماری کی تھی جبکہ ملک کھان میں داخل ہونے سے قبل بھی ان کی دوسری بار مردم شماری کی گئی تھی تاکہ معلوم ہو کہ کتنے فوجی جوان خدمت انجام دینے کے قابل ہیں۔[5]

4-کتاب استثناء:

توریت کی یہ پانچویں کتاب موسی کی آخری تصنیف کردہ ہے اور اس کتاب میں حضرت موسی نے اپنی پچھلی کتابوں میں جو ہندرج شریعت کے احکام و قوانین کو اختصار سے دوسری بار تحریر فرمایا ہے جبکہ یہ احکام و قوانین مجموعی طور پر وہیں ہیں جو بنی اسرائیل کو ان کی اڑتالیس سال صحرا نوردی کے مختلف اوقات میں حضرت موسیٰ کے توسط سے ملتے رہے۔[6]

عہد نامہ قدیم میں انتالیس کتب کو شامل کیا گیا ہے جبکہ درج بالا سطور میں تورات کی صرف پہلی پانچ کتابوں کا تعارف دیا گیا ہے کیونکہ یہ حضرت موسیٰ کی تصنیف کردہ ہیں ذیل میں تورات کی باقی چند کتابوں اور زبور کے نسخوں کے نام درج کئے جاتے ہیں:

یشوع	قضاۃ
روت	سموئیل-1
سموئیل-II	سلاطین-1
سلاطین 2	تواریخ-1
تواریخ-II	عزرا
نمیاد	آستر
ایوب	زبور
امثال	واعظ

غزل الغزلات	یسعیاہ
یرمیاہ	نوحہ
حزقی ایل	دانی ایل
ہوسیع	یوایل
عاموس	عبدیاہ
یونا	میکاہ
ناحوم	حبقوق
صفنیاہ	حجی
زکریاہ	ملاکی

فساد کا مفہوم:

لفظ فساد ''ف س د'' کے اشتراک سے مل کر نا بنا ہے اور مصدر ہے۔ یہ لفظ عربی زبان میں مستعمل ہے، جو اصلاح یا صلاح کے متضاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

"الفَسادُ نقيضُ الصَّلاحِ فَسَدَ يَفْسُدُ ويَفْسِدُ وفَسُدَ فَساداً وفُسوداً فهو فاسِدٌ وفَسِيدٌ فيهما وقومٌ فَسْدَى" 7

لفظ فساد صلاح یعنی نیک نیتی کے متضاد استعمال ہوتا ہے یہ لفظ ثلاثی مجرد کے مختلف ابواب سے استعمال ہوتا ہے۔ کسی چیز کو خراب کرنے والا یا خراب چیز کو کہا جاتا ہے، جیسے فسادی قوم اس کے علاوہ یہ لفظ گل سڑھ جانا، بدنیتی یا اسی بات کرنا جس کا مقصد برائی ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ 8

فساد کا لفظ قرآن میں درج ذیل معنوں کے لئے مستعمل ہوا ہے۔

معصیت کے معنی میں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ" 9

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ جواب دیتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

اس آیت میں فساد بمعنی معصیت اور نافرمانی وغیرہ کے مستعمل ہے۔ہلاک ہونا/درہم برہم ہونا کے معنی میں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا "10

اگر آسمان و زمین میں سوائے اللہ تعالیٰ کے اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں درہم برہم ہو جاتے۔ہلاک کرنا، تباہی مچانا و تخریب کاری کرنا کے معنی میں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ" 11

جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور کھیتی اور نسل کی بربادی کی کوشش میں لگا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ

فساد کو ناپسند کرتا ہے۔

کسی چیز کے انکار کرنے/منکر کے معنی میں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَلَوْلَا كَانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُو بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا قَلِيلًا مِمَّنْ أَنْجَيْنَا مِنْهُمْ" [12]

پس کیوں نہ تم سے پہلے زمانے کے لوگوں میں سے ایسے اہل خیر لوگ ہوئے جو زمین میں فساد پھیلانے سے روکتے، سوائے ان چند کے جنہیں ہم نے ان میں سے نجات دی تھی۔

سحر وجادو کے معنی میں: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ "[13]

پھر جب انہوں نے ڈال دیا (تو) موسیٰ نے کہا کہ ابھی اللہ اسے بگاڑ دیتا ہے اللہ ایسے فسادیوں کا کام بننے نہیں دیتا۔

یہودی، عیسائی اور اسلامی علماء دور بیوں نے فساد کو اصلاح کے برعکس قرار دیا ہے جبکہ بعض نے تو فساد پھیلانے کو خدا کی نافرمانی کے مساوی قرار دیا ہے اور اسے باضابطہ طور پر حربہ یا حرابہ قرار دیا گیا ہے جس میں ہتھیاروں کے بجائے کوئی برائی جیسے قتل یا زیادتی انجام دی جاتی ہے۔[14]

اسلامی مفکرین نے فساد کے مفہوم کی وضاحت میں متعدد مفاہیم بیان کیے ہیں، جیسے امام راغب اصفہانی فساد کے مفہوم کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

" الفساد خروج الشيء عن الاعتدال قليلا كان الخروج عليه او كثيرا--- ويستعمل ذلك في النّفس، والبدن، والأشياء الخارجة عن الاستقامة "[15]

یعنی کسی چیز کا حد اعتدال سے نکل جانا خواہ وہ کم ہو یا زیادہ فساد کہلاتا ہے۔۔۔اس کا تعلق نفس، جسم اور اُن چیزوں کے ساتھ جو استقامت سے نکل جائیں۔

امام مناویؒ اس کی توضیح کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

" الفساد هو انتقاض صورة الشيء "[16]

کسی چیز کی صورت کو توڑ دینا یا ختم کر دینا فساد کہلاتا ہے۔

یعنی کسی کو قتل کر دینا، کسی کا حق غصب کرنا، جھوٹ بولنا، دھوکہ دینا، بے حیائی کے کام کرنا، ظلم کرنا اور برائی کو فروغ دینا جیسے امور فساد کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ درج ذیل میں ان نکات کا حاطہ کرنے کی سعی کی گئی ہے جو عہد نامہ قدیم میں فساد کے روکنے یا فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ فساد کے عوامل یا ذرائع سے متعلق عہد نامہ قدیم میں جو احکامات ذکر کیے گئے ہیں، ذیل میں اُن پر مختصراً روشنی ڈالی جاتی ہے۔

قتل انسان:

دنیا کے ہر ایک مذہب کی تعلیمات مقدسہ میں انسانی جان کو ہمیشہ حرمت حاصل رہی ہے اور ناحق قتل انسان کی ہمیشہ خدمت وملامت ہی ہوتی رہی ہے چنانچہ عہد نامہ قدیم میں بھی جا بجا قتل انسانیت کی مذمت کی گئی کیونکہ کسی انسان کا قتل فساد کے

پھیلانے کا سب سے بڑا عصر ہے اس ضمن میں حضرت موسیٰ پہ نازل ہونے والے دس احکام میں قتل کے نہ کرنے کا ہی حکم دیا گیا ہے۔[17] جبکہ حضرت نوح اور حضرت لوط کی قوم کو ان کے فساد (بدی) ہی کے سبب سخت عذاب بھی دیا گیا۔[18] رابرٹ وین ڈی وبیئر نے اپنی کتاب میں بھی یوں کہا کہ اگر کوئی شخص ایک شخص کو تباہ کرتا ہے تو وہ شخص ایسا ہی ہے جیسے اس نے ساری دنیا کو تباہ کر دیا اور اگر کوئی شخص ایک فرد کی جان بچاتا ہے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے ساری دنیا کو بچایا۔[19]

دھوکہ دہی:

دھوکہ دہی سے مراد فریب دینا یا چال چلنا ہے جبکہ آپس کے معاملات میں غلط کو صحیح قرار دینا بھی دھوکہ دینے کے زمرے میں آتا ہے۔[20] یہودیت کی تعلیمات میں دھوکہ دینے کی ممانعت کی گئی ہے جیسا کہ دس احکام میں مذکور ہے کہ ایک دوسرے کو دھوکہ مت دینا بلکہ اپنے خدا سے ڈرنا۔[21] اسی طرح ایک اور مقام پر دھوکہ دینے والے کے لئے تباہی کا ذکر موجود ہے کہ بد معاش اور شریر شخص جس کا منہ بد گوئی سے بھرا ہوا ہے جو آنکھ مارتا ہے اور اپنے پاؤں پٹکتا ہے اور اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتا ہے جو اپنے دل میں بغض رکھ کر برے منصوبے بناتا ہے اور ہمیشہ فتنہ برپا کرتا ہے اس لئے اس پے آفت ناگہانی آپڑے گی وہ بغیر کسی چارہ کے یک لخت تباہ ہو جائے گا۔[22]

جھوٹ بولنا:

کسی شخص یا گروہ کا کسی دوسرے شخص یا گروہ کے متعلق قصداً کسی بات کو حقیقت کے خلاف بیان کرنا جھوٹ کہلاتا ہے۔[23] جھوٹ ایک بہت بری بیماری ہے اور اسی جھوٹ کے سبب فساد برپا ہوتا ہے۔ چنانچہ عہد نامہ قدیم کے احکام عشرہ میں بھی جھوٹ کی ممانعت کی گئی ہے اور اس کے علاوہ کئی مقامات پر صریح الفاظ میں منع کیا گیا ہے جیسے کتاب خروج میں ہے جھوٹے الزام سے کوئی واسطہ نہ رکھنا کسی بے قصور ایماندار شخص کو قتل نہ کرنا۔ اس کتاب میں ایک اور مقام پر ہے کہ جھوٹے معاملے سے دور رہنا اور بے گناہوں اور صادقوں کو قتل نہ کرنا۔[24] اسی طرح کتاب اخبار میں ہے کہ تم اپنے لوگوں میں ادھر ادھر افواہیں نہ پھیلاتے پھرنا اور نہ اپنے پڑوس کی زندگی کو خطرے میں ڈالنا۔[25]

عدل وانصاف:

عدل وانصاف سے مراد کسی بوجھ کو دو برابر حصوں میں اس طرح بانٹ دیا جائے کہ ان دونوں میں ذرا بھی کمی بیشی نہ ہو۔

"الْعَدْلُ الْقَصْدُ فِي الْأُمُورِ وَهُوَ خِلَافُ الْجَوْرِ يُقَالُ عَدَلَ فِي أَمْرِهِ عَدْلًا" [26]

عدل معاملات میں کسی چیز کے ارادہ کرنے کا نام ہے اور یہ ناانصافی کے خلاف استعمال ہوتا ہے، جیسے یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے معاملات میں عادل ہے۔

معاشرے میں عدل وانصاف قائم نہ ہو وہاں فساد کا برپا ہونا یقینی ہوتا ہے چنانچہ عہد نامہ قدیم میں خواہ وہ اسرائیلی ہو یا غیر اسرائیلی کے ساتھ عدل وانصاف کو قائم رکھنے کی شدت کے ساتھ تاکید کی گئی ہے جیسا کہ کتاب خروج میں ہے کہ تو جھوٹی خبریں نہ پھیلانا اور نہ جھوٹی گواہی دینے کے لئے کسی شریر کی مدد کرنا۔[27] اسی طرح کتاب اخبار میں ہوں مذکور ہے کہ تم فیصلہ کرتے ہوئے ناانصافی نہ کرنا۔[28] اور کتاب استثناء میں عدل وانصاف کو قائم کرنے کے لئے یوں کہا گیا کہ اگر لوگوں میں کوئی جھگڑا

ہو تو وہ اسے عدالت میں پیش کریں اور قاضی مقدمہ کا فیصلہ کریں جو بیگناہوں کو بری کر دیں اور گنہگار کو سزا دیں۔ جبکہ کتاب پیدائیش میں حرمت انسان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے یوں مذکور ہے کہ کسی ملزم کو کوڑے مارنے کی سزا دی گئی ہو تو اس کو چالیس سے زیادہ کوڑے نہ لگائے جائیں تاکہ تمھارا بھائی تمھاری نظروں میں ذلیل نہ ہو۔[29]

عہد نامہ قدیم میں جہاں کہیں عدل وانصاف کو قائم کرنے کا احکام موجود ہیں اس کے ساتھ ہی ناانصافی کرنے والوں کو اپنے اعمال درست کرنے کے لئے انہیں یوں متنبہ کیا گیا ہے کہ اے نبی یعقوب کے سردار اور اے بنی اسرائیل کے حاکموں جو عدالت سے عداوت رکھتے ہو اور ساری راستی کو مروڑتے ہو اس بات کو سنو تم صیہون کو خونریزی سے اور یروشلم کو بے انصافی سے تعمیر کرتے ہو۔[30]

جبکہ بنی اسرائیل کے انہی قاضیوں پر ان کے ربی نے بھی یوں افسوس کیا ہے کہ اس قاضی پر افسوس جو راستی کو جانتے ہوئے بھی فیصلہ سنانے کے لئے اور اس کے گواہوں کے لئے جد و جہد کرے۔ خدا اس ناراستی کے فیصلے کے لئے اس سے بدلہ لے گا۔[31]

بے حیائی کی ممانعت:

حیا کے معنی سنجیدگی، شرم، وقار، غیرت اور متانت کے ہیں، جبکہ بے شرمی، فحاشی اور بے حیائی حیا کی ضد ہے۔

"انقباض النفس من شيء وتركه حذرًا عن اللوم فيه"[32]

خود کو کسی چیز سے روکنا اور اُس چیز کے متصف ہونے کی وجہ قابل ملامت ٹھہرائے جانے کی وجہ سے اُسے ترک کرنا۔

ہر ایک معاشرے میں بے حیائی ایک ناسور کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ بے حیائی فساد پھیلانے کی بنیادی وجہ شمار ہوتی ہے کیونکہ تمام اخلاقی امراض اسی بے حیائی سے جنم لیتے ہیں۔[33] عہد نامہ قدیم میں بے حیائی کرنے والوں پر نہ صرف لعنت کی گئی بلکہ انہیں عبادتگاہوں میں بھی داخل ہونے کی اجازت نہیں دی گئی اور اسی کے ساتھ بے حیائی کی روک تھام کے لئے عہد نامہ قدیم میں انسان کے محرمات کی تفصیل دی گئی ہے اور ان سے زنا کرنے پر سخت سزاؤں کا حکم بھی موجود ہے۔[34]

عہد نامہ قدیم میں جہاں کہیں بے حیائی کی صریح الفاظ میں ممانعت کی گئی ہے وہیں پر ان لوگوں کا ذکر بھی موجود ہے کہ کسی طرح سے خدا نے ان کی بے حیائیوں کے باعث بنی اسرائیل سے ایکل خدا کو لے کر فلستیوں کے قبضہ میں دیا اور جنگ میں بھی بری طرح سے شکست دی گئی ہے۔[35]

ظلم:

حد سے تجاوز کرنے کو ظلم کہا جاتا ہے یا کسی چیز کو اُسے کے مقام اصلی سے ہٹا دینا اور کسی اُور جگہ رکھ دینا بھی ظلم سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

"وَأَصْلُ (الظُّلْمِ) وَضْعُ الشَّيْءِ فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ. وَيُقَالُ: مَنْ أَشْبَهَ أَبَاهُ فَمَا ظَلَمَ"[36]

(ناانصافی) کی اصل کسی چیز کو اس کی مناسب جگہ کے علاوہ کسی اور جگہ پر رکھنا ہے۔ کہا جاتا ہے: جو اپنے باپ سے مشابہت رکھتا ہے وہ ظالم نہیں ہے۔

یعنی ظلم ایک ایسا فساد ہے جسے کوئی شخص یا معاشرہ ہرگز پسند نہیں کرتا اور ظلم کرتا یا سہنا فساد کے پھیلانے کی بنیادی وجہ

ہے۔ عہد نامہ قدیم میں بھی کئی مقامات پر ظلم کرنے سے روکا گیا ہے جیسا کہ کتاب خروج میں ہے کہ کسی مسافر سے بد سلوکی نہ کرنا اور نہ ہی اس پر ستم کرنا۔ اور اس کتاب کے دوسرے باب میں ہے کہ برائی کرنے کے لئے عوام کی پیروی نہ کرنا۔ [37] اسی طرح کتاب اخبار میں ہے کہ تم اپنے پڑوسی کو نہ ٹھگنا اور نہ ہی اسے لٹنا اور نہ کسی مزدور کی مزدوری رات بھر روکے رکھنا۔ تو بہرے کو نہ کوسنا اور نہ اندھے کے آگے کوئی ایسی شے رکھنا جس سے اسے ٹھیس پہنچے بلکہ اپنے خداوند سے ڈرنا۔ [38]

عہد نامہ قدیم میں جہاں ظلم سے منع کیا گیا ہے وہیں ظلم کرنے والوں کا انجام بھی واضح الفاظ میں موجود ہے جیسا کہ بن یامین اور اسرائیل کی اولاد میں ایک زبردست جنگ خدا نے کروائی تھی کیونکہ اسرائیل کی کنیز کے ساتھ بن یامین کی اولاد کے چند شریر لڑکوں نے ایسی ہیبت ناک جنسی زیادتی کی تھی جس کے باعث وہ کنیز مر گئی تھی۔ [39]

رد فساد:

عہد نامہ قدیم میں فساد پھیلانے کو مختلف انداز میں کئی مقامات پر روکا گیا ہے جیسا کہ کتاب خروج میں ہے کہ آنکھ کے بدلے آنکھ، دانت کے بدلے دانت، ہاتھ کے بدلے ہاتھ اور پاؤں کے بدلے پاؤں لے لینا۔ جلانے کے بدلے جلانا، زخم کے بدلے زخم اور چوٹ کے بدلے چوٹ پہنچانا ہے۔ [40]

اسی طرح امثال کی کتاب میں بہت سے احکام فساد کے روکنے پر دلالت کرتے ہیں جیسا کہ حکم مذکور ہے کہ کسی ظالم پر رشک نہ کرنا نہ اس کی کوئی راہ اختیار کرنا کیونکہ خداوند کجر و سے نفرت کرتا ہے لیکن راست بازوں کے ساتھ اس کی رفاقت ہے۔ اسی طرح ایک اور مقام پہ ہے کہ تو اپنی نگاہ میں دانشمند نہ بن خداوند سے ڈر اور بدی سے دور رہ۔

اس سے تیرا جسم تندرست رہے گا اور تیری ہڈیاں تقویت پائیں گی۔ اس کتاب میں سلیمان نبی نے ساتھ ایسی چیزیں بھلائی ہیں جو فراد کا باعث ہیں اور خدا کو بھی ان چیزوں سے کراہت ہوتی ہے مغرور آنکھیں، جھوٹی زبان، بے گناہ کا خون بہانے والا ہاتھ، برے منصوبے باندھنے والا دل، شرارت کے لئے تیز رو پاؤں، جھوٹا گواہ جو دروغ گوئی سے کام لیتا ہے اور وہ آدمی جو بھائیوں میں نفاق ڈالتا ہے۔ [41]

یہودیت کی فقہی کتاب تالمود میں بھی ربی جوشی نے فساد کی روک تھام کے لئے انسان کا درست ہونا قرار دیا ہے چنانچہ انہوں نے کہا کہ جب تک آپ مذہبی اور اخلاقی کتابوں کا مطالعہ نہ کریں اس وقت تک اپنے آپ کو ایک خیال نہ کریں ایک مطلب صحیح طرح کی زندگی بسر کرتا ہے۔ [42]

عصری معنویت:

دنیا کا ہر ایک فساد یہود سے جوڑا جاتا ہے کیونکہ یہودی زبانوں سے جنم لینے والے مسائل دنیا میں فساد کا باعث ہیں، عہد نامہ قدیم و یہودیوں کی تعلیم مقدسہ کے طور تسلیم کی جاتی ہے عہد نامہ قدیم کی تعلیمات واضح طور پر بنی اسرائیل کو فساد سے روکتی ہیں، لیکن انہی بنی اسرائیل کے یہودیوں کے متعلق عہد نامہ قدیم میں یوں بھی کہا گیا ہے کہ تم ایک سرکش قوم ہو۔ [43]

میدانوں کی سرکشی اور ان کا فساد جو ازل سے جاری ہے آج بھی زوروں سے جاری وساری ہے لیکن اس فساد کی شکل مختلف ہے جس میں ان کا خود کو معصوم عن الخطا کی شکل میں متعارف کروا کر پس پردہ ہر ایک فساد کو برپا کرنے میں اپنا مضموم کردار ادا کرتے ہیں۔ جیسا کہ ایک فرقہ ایلومینائی کے نام سے یہود کی مستقل و پس پردہ کی معاونت کی صورت میں موجود ہے جو عام اور

سادہ لوح مسلمانوں اور بد نصیب تریموں کی مدد سے لوگوں کے ذہنوں کو اسلام سے متنفر کرنے میں سر گرداں ہیں۔[44]

یہودیوں کی تعلیمات میں فساد کار و مختلف صورتوں میں کیا گیا ہے۔ چاہے وہ کسی کو دھوکہ دیتا ہو، جھوٹ بولنا ہوں، عدل وانصاف نہ کرنا ہو، بے حیائی ہو یا کسی مظلوم پر ظلم کرنا ہو، ہر ایک صورت میں فساد کو روکنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن عصر حاضر کے یہودی جو اپنی اصلی تعلیمات کو بھول بیٹھے ہیں اور دنیا کے ہر ایک فساد میں ہر صف اول میں دکھائی دیتے ہیں۔ کسی کو دھوکہ دینا ہو تو یہودی، جھوٹ بولنے اور جھوٹے مقدمے بنانے کے لئے ہر وقت سر گرداں۔[45]

بے حیائی کے اڈوں کی فراوانی اور نوجوان نسل کو گمراہ کرنے میں سب سے زیادہ ہاتھ یہودیوں کا ہی پایا جاتا ہے۔ جبکہ ان کا ایک حکمران طبقہ ہی مالی و اخلاقی بد عنوانی میں ملوث ہے۔ اسرائیلی صدر موشے کشاف پر صدارتی دفتر کی خواتین سے زیادتی کا اور نائب وزیر اعظم کے خواتین کو حراساں کرنے کی بھی کئی الزامات ہیں۔[46]

ظلم فساد کے پھیلانے میں سب سے بنیادی عنصر ہے، جو کہ اہل کتاب میں، بالخصوص یہود خوش دلی سے کرتے آرہے ہیں، اور اب بھی کر رہے ہیں، جیسے فلسطین اور دیگر ممالک میں۔[47]

یہودی مفکرین اور رواداری کی تلقین:

یہودی مفکرین فساد کی بجائے امن اور رواداری اختیار کرنے کی تلقین کرتے نظر آتے ہیں۔ یہ معاشرہ میں امن کو عام کرنے کی ترغیب دیتے ہیں، جیسے ربی ابایاہ فرماتے ہیں:

خوش اخلاق ہونے چاہیے اور لوگوں کے درمیان شفیق اور نرمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور ایسے کام انجام دینے چاہیے جو خدا اور اُس کی مخلوق سے محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہوں۔[48]

ان اقوال کا درجہ صرف انسانیت کے ساتھ خاص نہیں، بلکہ تمام مخلوقات کے ساتھ شفقت، نرمی اور رواداری کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کرتے ہیں، آپسی طور پر عدل وانصاف کا عام کرنے اور ظلم وفساد کا خاتمہ کرنے کے لیے عملی مظاہرہ کرنے کی تلقین کرتے نظر آتے ہیں اور معاشرہ کے تمام افراد کو اس پر چلنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ایک جگہ فرمایا:

تو اپنی قوم میں ادھر اُدھر کی لتراہن نہ کرتے پھرنا اور نہ ہی اپنے ہمسایہ کا خون کرنے پر آمادہ ہونا۔ میں خداوند ہوں۔ تو اپنے دل میں اپنے ہی بھائی سے بغض نہ رکھنا۔[49]

ہمسایوں کے ساتھ اچھے تعلق کا حکم دیا گیا، جب کہ عصری اعتبار سے ان کے ہمسائے فلسطین ہیں، جن کے ساتھ امن وسلامتی کے ساتھ رہنے کی تلقین عہد نامہ عتیق میں موجود ہے، جب کہ یہاں ایسا کوئی عملی مظہر موجود نہیں۔ جو کہ حقیقت میں ان احکام کی مخالفت کا بین دلیل ہے۔ لوگوں کے ساتھ اچھے تعلقات محض اپنے مفاد کی خاطر رکھے جارہے ہیں۔

خلاصہ بحث:

1. فساد سے مراد معاشرہ کو بے راہ روی کا شکار کرنا اور امن وعامہ کی صورت حال کو تباہ کرنا، جس کی وجہ سے انسانی آزادی مسخ ہو جائے۔
2. عہد نامہ قدیم میں پانچ وہ بنیادی کتب شامل ہیں، جن کی نسبت حضرت موسیٰؑ کی طرف ہے اور اس کے ساتھ 39 اور کتب کے مجومہ پر عہد نامہ قدیم کا اطلاق کیا جاتا ہے۔

3. عہد نامہ قدیم میں کسی کو قتل کرنا یا کسی کے حق کو غضب سے کرنے امت کو روکا گیا ہے۔
4. اسی طرح ایسے تمام امور یعنی جھوٹ بولنا، دھوکہ دہی، بے حیائی، ظلم اور برائی کو فروغ دینے والے تمام امور جو معاشرہ کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں، ان سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔
5. عہد نامہ قدیم معاشرہ کو امن اور ایک دوسرے کی خبر گیری اور خیر خواہی کا درس دیتا ہے اور کمیونٹی کے تمام افراد کو آپس میں مل جل کر وقت گزارنے کی ترغیب دیتا ہے۔
6. عہد نامہ قدیم کے مطابق کسی انسان کو تباہ کرنا اور اُسے قتل کرنا گویا ساری انسانیت اور دنیا کو ختم کرنا ہے اور کسی کی جان بچانے کو انسانیت کے بچاؤ سے تعبیر کیا گیا ہے۔
7. معلوم ہوا کہ فساد فی الارض جس طرح اسلامی تعلیمات میں ممنوع ہے ویسے ہی عہد نامہ قدیم میں اس سے اجتناب کا درس دیا گیا۔ اور اس پر عمل اور طریقہ کار میں کچھ فرق ہو سکتا ہے، البتہ عمومی حکم میں ایک طرح کا ہے۔
8. عصری تناظر میں دیکھا جائے تو اہل کتاب، بالخصوص یہودی معاشرہ میں کسی نہ کسی اعتبار سے اس پر اپنی کمیونٹی کی سطح پر عمل تو کیا جارہا ہے ،البتہ بین الاقوامی سطح پر دیگر مذاہب ، بالخصوص مسلمانوں کے ساتھ بہت ہی نارواں سلوک کیا جارہا ہے، جو کہ عہد نامہ قدیم سے رو سے درست نہیں۔ یعنی عہد نامہ قدیم کی تعلیمات کو مقاصد کے حصول کی وجہ سے نظر انداز کیا جارہا ہے۔۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات(References)

1۔ کتاب مقدس، عہد نامہ قدیم، نیو اردو بائبل وژن، انٹرنیشنل بائبل سوسائٹی، امریکا، ص: 1
2۔ ایضاً
3۔ کتاب مقدس، عہد نامہ قدیم، ص: 55
4۔ ایضاً، ص: 94
5۔ ایضا، ص: 122
6۔ ایضا، ص: 126
[7]۔ ابن سیدہ، علی بن اسماعیل، المحکم والمحیط الاعظم، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 2000ء، (458/8)
[8]۔ ابن منظور افریقی، محمد بن مکرم، ابوالفضل، لسان العرب، دار صادر، بیروت، 1414ھ، ن م، (335/3)

[9]۔البقرۃ:11

[10]۔الانبیاء:22

[11]۔البقرۃ:205

[12]۔ھود:116

[13]۔یونس:81

14۔OLIVER LEAMAN, ISLAMIC PHILOSOPHY, SPOKEN LANGUAGES SERVICES, UK, 1976, PP.140-141

[15]۔راغب اصفہانی، الحسین بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، دارالقلم، بیروت، 1412ھ، ص:636

[16]۔المناوی، محمد المدعو بن تاج العارفین، التوقیف علی مھمات التعاریف، عالم الکتب، القاھرۃ، 1990ء، ص:260

[17]۔کتاب خروج 20:13

[18]۔کتاب استثناء 16:18-20

[19]۔رابرٹ وین ڈی ویئر، یہودیت (تاریخ، عقائد، فلسفہ)، مترجمہ: ملک اشفاق، آب وتاب پرنٹرز، لاہور، 2009ء، ص:180

[20]۔سرہندی، وارث محمد، فیروز اللغات، علمی کتب خانہ، لاہور، 2003ء، ص533

[21]۔کتاب پیدایش، 13:13

[22]۔کتاب امثال 12:6-15

[23]۔ JAFFAR, SAAD, MUHAMMAD WASEEM MUKHTAR, ZEENAT HAROON, NASIR ALI KHAN, WAQAR AHMED, and ASIA MUKHTAR. "THE CONCEPT AND DUTIES OF MAJLIS-E–QAZA/SANHEDRIN: A COMPARATIVE STUDY IN THE LIGHT OF TALMUD AND ISLAMIC TEACHINGS." *Russian Law Journal* 11, no. 1 (2023).

[24]۔کتاب خروج، 23:7، 23:8-1

[25]۔کتاب احبار، 9:1-24

[26]۔الفیومی، احمد بن محمد، الحموی، المصباح المنیر فی غریب الشرح الکبیر، المکتبہ العلمیۃ، بیروت، ن م، (396/2)

[27]۔کتاب احبار، 1:23

[28]۔ایضاً، 15:19

[29]۔کتاب استثناء، 25:1-3

[30]۔کتاب میکاہ، 2:9-10

[31]۔ایچ پولانو۔تالمود، مترجمہ: ستیفن بشیر، مکتبہ عناویم، گوجرانولہ پاکستان، ن م، ص:211

[32]۔الجرجانی، علی بن محمد، التعریفات، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1983ء، ص94

[33]saad jaffar, saad jaffar, & Ajmal, M. . (2020). (سامی ادیان میں انسانی عظمت باعتبارِ پیدائش وافزائشِ نسلِ انسانی (ایک تقابلی جائزہ: Significance of human's birth, growth and development of generation in Semitic-religion: a comparative study. *Al-Duhaa*, *1*(1), 75–86.

[34]۔ کتاب احبار، 20:9-21، کتاب استثناء، 22:2

[35]۔ سموئیل 1، 8:1-22، سموئیل، 11:1-27

[36]۔ زین الدین الرازی، محمد بن ابی بکر، مختار الصحاح، المکتبہ العصریہ، بیروت، 1999ء، ص 197

[37]۔ کتاب خروج، 21:22، 2:23

[38]۔ کتاب احبار، 19:13-14

[39]۔ سموئیل 2، 11:1-27

[40]۔ کتاب خروج، 21:24-25

[41]۔ کتاب مثال، 7-8، 31:3-32

[42]۔ تالمود، ص: 198

[43]۔ کتاب خروج، 33:5

[44]۔ajmal Khan, M. (2022). ENGLISH-IMPORTANCE OF DA'WAH IN ISLAM: A REVIEW OF THE PROPHET'S DA'WAH STRATEGIES IN STATE OF MADINA. *The Scholar Islamic Academic Research Journal*, *8*(1), 83-103.

[45]۔Jaffar, Saad, Muhammad Ibrahim, Faizan Hassan Javed, and Sonam Shahbaz. "An Overview Of Talmud Babylonian And Yerushalmi And Their Styles Of Interpretation And Legal Opinion About Oral Tradition." Webology 19, no. 2 (2022).

[46]۔ قاسمی، محمد مونس، مغرب کی عصری حالت، ماہنامہ دارالعلوم، دیوبند، اکتوبر۔ نومبر 2008ء، ج، 92، ش، 10، ص 65

[47]۔ افتخار گیلانی، مغرب کے دوہرے معیار اور مسلم دنیا کی بے حسی، وائر اردو، پاکستان، 2020ء، ص 15

[48]۔ عبدالرشید، ڈاکٹر، ادیان مذاہب کا تقابلی مطالعہ، طاہر سنز، کراچی، 2010ء، ص 165

[49]۔ تالمود، ص: 275